وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

قانون

توہین رسالت ﷺ

مؤلفین

رفیق احمد میمن
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قانون توہین رسالت ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء و المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! مسلمانوں کی آبرو صرف اور صرف پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے نام سے ہے، یہی نام مسلمانوں کے لئے راحتِ جاں ہے اسی سے ان کے خون کی گردش تیز ہوتی ہے اور اب تو ملت اسلامیہ کی وحدت اور یکجہتی کے تحفظ کی آخری پناہ گاہ یہی مبارک نامِ پاک رہ گیا ہے۔

مسلمانوں کے اس دورِ زوال و انحطاط میں دشمنان اسلام نے غلط فہمیوں اور اُلجھنوں کے اتنے گرد و غبار اڑائے ہیں کہ ان میں بہت سے حقائق کا چہرہ چھپ گیا ہے، لیکن عشق رسول ﷺ اور دامن رسول ﷺ سے وابستگی کو ابھی تک تمام تر

کوششوں کے باوجود کمزور نہیں کیا جا سکا اور ہر دور میں راج پالوں اور سلمان رشدیوں کی بدنام زمانہ کوششوں کا واحد ہدف یہی رہا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کے دل سے حبِ رسول ﷺ کے جذبہ کو کمزور کردیا جائے۔ان ناپاک سازشوں سے عہدہ برآ ہونے کا مؤثر اور دیرپا طریقہ یہی ہے کہ علومِ نبوت اور پیغامِ سیرت کو زیادہ سے زیادہ اور ہر سطح پر عام کیا جائے۔

الحمدللہ! خالق کائنات، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سیّدالاولین والآخرین، سیّدالانبیاء والمرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین، حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اپنے کلام پاک میں آپ ﷺ کی شان میں یہ فرمایا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(الانبیاء:۱۰۷)

﴿ترجمہ﴾

اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی رحمۃ للعالمینی سے نہ صرف اہل ایمان بلکہ اہل کفار بھی مستفید ہوئے۔قرآنِ مجید میں سابقہ امم کے تذکرے آئے ہیں، جب کسی امت نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کو جھٹلایا تو اُن پر اللہ ﷻ کا عذاب نازل ہوا۔یہ عذاب کبھی طوفان اور آندھی کی شکل میں، کبھی زلزلوں

اور سنگ باری کی صورت میں اور کبھی شکلیں مسخ ہوگئیں، کبھی فرشتے کی چیخ پر انسانوں کے کلیجے پھٹ گئے، لیکن پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا فیضان ہے کہ آپ ﷺ کے دشمنوں پر بھی اس قسم کا کوئی عذاب نازل نہیں ہوا، جس کی وجہ بتاتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

(الانفال: ۳۳)

﴿ترجمہ﴾

اللہ تعالیٰ آپ (ﷺ) کی موجودگی میں اُنہیں عذاب نہیں دے گا۔

الحمدللہ! پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی اُس پاک نبی پر دُرود وسلام بھیجتے ہیں، اللہ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(الاحزاب ۵۶)

﴿ترجمہ﴾

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں

اے ایمان والو! تم بھی (نبی ﷺ پر) دُرود وسلام بھیجو۔

الحمد للہ! انتہائی قابلِ غور بات یہ ہے کہ جس عظیم المرتبت رحمۃ للعالمین نبی پر ربِّ کائنات اور اُس کے فرشتے دُرود و سلام بھیجتے ہوں، اُس نبی کا کیا مقام ہوگا؟ آپ ﷺ اللہ جل شانہٗ کے حبیب ہیں۔ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں اگر کوئی گستاخی کرے، یہ اللہ جل جلالہٗ کو پسند نہیں ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ دُرود پڑھے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، اُس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اُس کے دس درجے بلند کرے گا، اسی طرح سے قرآنِ مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں ایک گستاخی کرنے سے **نعوذ باللہ منہا** اُس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔

ولید بن مغیرہ کے بارے میں اللہ جل جلالہٗ نے اُس کے ہنسی اُڑانے کی سزا میں دس کلمات ارشاد فرمائے حلّاف، مہین، ہمّاز، مشّاء بنمیم، منّاع للخیر، معتد، اثیم، عتل، زنیم، مکذب للآیات بدلالت **اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ**۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا قرآن حکیم میں پاک ارشاد ہے:

وَ لَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ ۝ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ

بِنَمِیۡمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ۙ عُتُلٍّ ۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ۙ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیۡنَ ؕ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۙ

(القلم : ۱۰ تا ۱۵)

﴿ترجمہ﴾

اور آپ (ﷺ) کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کاموں سے روکنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو، اس سبب سے کہ وہ مال واولا دوالا ہو جب ہماری آیتیں اُس کے سامنے پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔

پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا، ہر دَور میں ایسی لعنتوں کا حامل ہوگا کیونکہ جس عالی مرتبت نبی کو اللہ تعالیٰ شانہٗ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اُس کی شان اقدس میں گستاخی کرنا بہت سنگین جرم ہے، ایسا کرنے والا ''فساد فی الارض'' کا مرتکب ہوتا ہے اور اگر وہ توبہ بھی کرلیتا ہے تو اس کی توبہ سے اس بگاڑ اور فساد کی تلافی اور ازالہ ممکن نہیں جو اس نے لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے۔

اگر توبہ کی وجہ سے سزا نہ دی جائے تو ایسے بدبخت لوگوں کا جب دِل چاہے گا، وہ اس سنگین جرم کا ارتکاب کریں گے اور لوگوں کے سامنے جھوٹی توبہ کرکے سزا سے بچ جائیں گے۔

میری امت مسلمہ سے اپیل ہے کہ ہم اپنے آقا رحمۃ للعالمین حضور اقدس ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے بیدار ہوجائیں اور اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے قانون توہین رسالت ﷺ کا تحفظ کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی کامل محبت اور کامل اتباع نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

قانون توہین رسالت ﷺ

(قرآن حکیم کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے اپنے قرآن حکیم میں واضح طور پر احکامات کو بیان فرمایا ہے، جن میں سے چند آیاتِ مبارکہ مندرجہ ذیل تحریر کی جاتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

(الحجرات: ۲)

﴿ترجمہ﴾

اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر (ﷺ) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) اُن کے روبرو سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرآن حکیم، سورۃ الکوثر، پارہ ۳۰ میں

پاک ارشاد ہے:

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ

(الکوثر: ۳)

﴿ترجمہ﴾

بے شک آپ (ﷺ) کا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ ۝

(الحجر: ۹۵)

﴿ترجمہ﴾

(اے محبوب ﷺ) ہم تمہیں ان لوگوں (کے شر) سے بچانے کے لئے

جو تم سے استہزاء کرتے ہیں کافی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط

(المآئدۃ:٦٧)

﴿ترجمہ﴾

اور اللہ آپ (ﷺ) لوگوں (کے شر) سے بچائے گا۔

❀❀❀

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَقُوۡلُوا انۡظُرۡنَا

وَاسۡمَعُوۡا ط وَلِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝

(البقرۃ:١٠٤)

﴿ترجمہ﴾

اے اہل ایمان! (گفتگو کے وقت آپ ﷺ سے) راعنا نہ کہا کرو،

انظرنا کہا کرو اور خوب سن رکھو اور کافروں کیلئے دُکھ دینے والا عذاب ہے۔

❀❀❀

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(البقرة:١٣٧)

﴿ترجمہ﴾

اور ان کے مقابلے میں اللہ آپ (ﷺ) کو کافی ہے،

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(التوبة: ٦١)

﴿ترجمہ﴾

یہ (سزا) اس لئے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

(التوبة: ٦١)

﴿ترجمه﴾

اور جو لوگ اللہ کے رسول (ﷺ) کو رنج پہنچاتے ہیں

اُن کے لئے دردناک عذاب (تیار) ہے۔

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ

اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا

قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ

نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

(التوبة: ٦٥، ٦٦)

﴿ترجمه﴾

اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات

چیت اور دل لگی کرتے تھے، کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول (ﷺ) سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو، اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

(الاحزاب:۵۷)

ترجمہ

جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کو رنج پہنچاتے ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اُن کے لئے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

قانون توہین رسالت ﷺ

(سنّت کی روشنی میں)

اسلام تعلیمات کی رُو سے شاتم رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔۲ ہجری میں یہود کا ایک سردار کعب بن اشرف تھا اور شاعر بھی تھا اور حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں ہجو (برائی) بیان کرتا تھا۔ جنگ بدر میں قریش کی خبر سن کر اس سے رہا نہ گیا، وہ بدر کے مقتولین کے افسوس کے لئے مکہ گیا، اُن کے مرثیے کہے پھر مختلف قبائل کا دورہ کر کے مسلمانوں سے بدلہ لینے پر اکسایا، چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے اس گستاخ رسول ﷺ کی نیت کو بھانپتے ہوئے اس کا خاتمہ ضروری سمجھا اور اپنے ایک صحابی محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ کی قیامت میں ایک جماعت تشکیل فرمائی، اس جماعت نے کعب بن اشرف کو قتل کر کے جہنم واصل کیا۔ (تاریخ طبری، ص ۲۱۳)

پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان فرمایا، سوائے گستاخان رسول ﷺ کے۔ اُن کے بارے میں آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ یہ لوگ (جن کی تعداد 15 کے قریب تھی) جہاں بھی ملیں، اُنہیں قتل کر دیا جائے۔ عبداللہ بن الخطل، جو کہ شاعر تھا اور آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتا تھا، اُس نے اپنے آپ کو خانہ کعبہ کے غلاف کے پیچھے چھپایا ہوا تھا، جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اُسے پکڑا

اور مقام ملتزم اور مقام ابراہیم کے درمیان اُسے قتل کیا۔

(بحوالہ: تاریخ طبری)

اسی طرح دو گستاخ رسول ﷺ عورتیں سارا اور قریبہ بھی قتل کی گئیں۔

(بحوالہ: تاریخ طبری)

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتی تھی، ایک شخص نے اس عورت کا گلا گھونٹ دیا، جس سے وہ مرگئی، حضور اقدس ﷺ نے اس کا خون معاف کردیا۔

(سنن ابی داؤد)

ابن وہبؒ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک راہب نے حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی، جب اس کا پتہ ابن عمرؓ کو چلا تو آپؓ نے فرمایا کہ سامعین نے اس کو زندہ کیوں چھوڑا؟

(کتاب الشفاء)

فتویٰ امام مالکؒ

ابن قاسم سے روایت ہے کہ امام مالکؒ سے ایک نصرانی کے بارے میں فتویٰ طلب کیا گیا کہ اس بدبخت (نصرانی) نے حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے، اس کو کیا سزا دی جائے، جس پر امام مالکؒ نے فتویٰ دیا کہ اس (نصرانی) کی گردن اُڑا دی جائے۔ (فتویٰ امام مالکؒ)

فتویٰ امام ابن تیمیہؒ

امام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ ہے کہ شاتم الرسول ﷺ واجب القتل ہے، اس کی توبہ اور معافی قابل قبول نہیں۔

(بحوالہ: الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ)

مقدس کتاب بائبل میں (گستاخی کی سزا)

عیسائیوں کی مقدس کتاب بائبل میں لکھا ہے:

رسولوں کی شان میں گستاخی کی سزا، سزائے موت ہے، بلکہ نائبینِ رسول کے گستاخوں کی سزا بھی واجب القتل قرار دی گئی ہے۔

(بحوالہ: کتاب استثنا: باب 12:17)

تعزیراتِ ہند (Indian Penal Code)

برصغیر پاک و ہند میں مغلوں کے زوال کے بعد 1860ء میں، گورنر جنرل ہند لارڈ میکالے کی سربراہی میں ایک کمیشن تشکیل دیا گیا اور تعزیراتِ ہند (Indian Panel Code) نافذ کیا گیا۔ اس میں بھی "قانون توہین مسیح" بطور Common Law موجود تھا اور برطانیہ کے مجموعہ قوانین میں Blasphemy Act ہے۔ 1898ء میں دفعہ 124-A "تعزیراتِ ہند"

میں شامل کی گئی، جس کے تحت حکومت برطانیہ کے خلاف منافرت پھیلانے یا "توہین حکومت" کے جرم کی سزا عمر قید مقرر کی گئی۔ 1898ء میں ہی ایک دفعہ 153-A کا بھی اضافہ کیا گیا، جس کا متن مندرجہ ذیل ہے:

"جو کوئی الفاظ سے بذریعہ تقریر، تحریر، اشارات یا کسی دوسرے طریقے سے ہندوستان میں ہر میجسٹی کی رعایا کی مختلف جماعتوں میں دشمنی یا منافرت کے جذبات اُبھارنے یا انہیں بھڑکانے کی کوشش کرے، اسے دو سال قید تک سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں"۔

پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس کی شان میں گستاخی کرنے والے شاتمان کے خلاف مقدمات بھی دفعہ 153-A کے تحت قائم ہوئے، جس میں سب سے مشہور مقدمہ "رنگیلا رسول" کے ناشر "راج پال" کے خلاف اسی جرم کے ارتکاب پر درج کیا گیا۔ عدالت سیشن جج سے اسے سزا دی گئی، مگر ہائی کورٹ نے اسے سزا نہ دی، جس کے خلاف مسلمانانِ ہند میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور غازی علم دین شہیدؒ نے راج پال کو موت کے گھاٹ اُتار کر اسے توہین رسالت ﷺ کی سزا دی اور خود زندہ وجاوید ہو گیا۔

برٹش گورنمنٹ نے دیکھا کہ دفعہ 153-A سے برصغیر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں تو اُنہوں نے دفعہ 295-A کو قانون فوجداری کے ترمیمی ایکٹ میں 1927ء میں تعزیراتِ ہند (Indian Penal Code) میں شامل کیا۔

وہ دفعہ مندرجہ ذیل ہے:

”جو کوئی عملاً اور بدنیتی سے تحریری، تقریری یا اعلانیہ طور پر ہر میجسٹی کی رعایا
کی کسی جماعت کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین یا توہین کی کوشش کرے
کہ جس سے اُس کے مذہبی جذبات مشتعل ہوں تو اُسے دو سال کی قید،
جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں“۔

تعزیراتِ پاکستان (Pakistan Penal Code)

الحمدللہ! 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا، قیام پاکستان کے بعد، 23 مارچ 1956ء کو ”ہر میجسٹی کی رعایا“ کے الفاظ کو ”پاکستان کے شہریوں“ کے الفاظ سے تبدیل کر دیا گیا.... اسی طرح 1961ء میں ایک ترمیمی آرڈیننس آیا، مگر اس دفعہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

1980ء میں دوسرے ترمیمی آرڈیننس کے ذریعے پاکستان پینل کوڈ (PPC) میں دفعہ A-298 کا اضافہ کیا گیا، جو حسب ذیل ہے:

”جو کوئی تحریری، تقریری، اعلانیہ اشارتاً یا کنایتاً بالواسطہ یا بلاواسطہ
امہات المؤمنین یا کسی اہل بیت یا خلفاء راشدین میں سے کسی خلیفہ راشدؓ
یا اصحاب رسول رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بے حرمتی کرے،
ان پر طعنہ زنی یا بہتان تراشی کرے، اسے تین سال تک سزا یا
سزائے تازیانہ دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی“۔

تعزیراتِ پاکستان (Pakistan Penal Code) کی مذکورہ دفعہ میں امہات المؤمنینؓ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخی کو تو قابلِ تعزیر گردانا گیا، مگر سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذاتِ اقدس کی شان میں گستاخی کی کوئی سزا نہ تھی، جس پر سپریم کورٹ کے ایڈووکیٹ جناب اسماعیل قریشی کی جانب سے 1984ء میں شریعت کورٹ میں Petition دائر کی گئی۔ ابھی شریعت کورٹ میں فیصلہ نہ ہوا تھا کہ محترمہ آپا نثار فاطمہ نے ملک کے جید علماء کرام اور وکلاء صاحبان کے توسط سے قومی اسمبلی میں توہینِ رسالت ﷺ کے مجرم کے لئے سزائے موت کا بل پیش کیا، جسے فوجداری قانون ترمیمی ایکٹ نمبر 3 سال 1986ء کی صورت میں منظور کر کے تعزیراتِ پاکستان میں دفعہ 295-C کی صورت میں نافذ کیا گیا، جس کا متن مندرجہ ذیل ہے:

"جو کوئی عملاً، زبانی یا تحریری طور پر یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلاواسطہ اشارتاً یا کنایتاً حضرت محمد ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت یا سزائے عمر قید کا مستوجب ہوگا اور اُسے سزائے جرمانہ بھی دی جا سکتی ہے"۔

توہینِ رسالت ﷺ کے متذکرہ بالا بل میں اہانت رسول ﷺ کی سزا بطور "سزائے موت" کا مطالبہ کیا گیا تھا، لیکن اس میں عمر قید بھی رکھی گئی، جو قرآن و سنت کے منافی ہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ نے 30 اکتوبر 1990ء کو تعزیراتِ پاکستان

کی دفعہ C-295 میں ترمیم کرکے "عمر قید" کے الفاظ حذف کردیئے اور اب یہ فیصلہ پی ایل ڈی میں شائع ہوا ہے:

(حوالہ: PLD-FSC-1991 Page 10)

الحمدللہ!

جو قانون توہین رسالت ﷺ (PPC 295-C) اس وقت پاکستان میں رائج ہے، وہ درحقیقت فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے مورخہ 30 اکتوبر 1990ء کی روشنی میں نافذ کیا گیا ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

جو کوئی عملاً زبانی یا تحریری طور پر یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی
بالواسطہ یا بلاواسطہ اشارتاً یا کنایتاً حضور اقدس ﷺ کی توہین
یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت کا مستوجب
ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جائے گی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(سورۃ الاحزاب: ۲۱)

﴿ترجمہ﴾

تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

ناموس رسالت ﷺ

الحمدللہ! پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی بہترین نمونہ موجود ہے۔ کفار مکہ جو آپ ﷺ کی نبوت کو تسلیم نہ کرتے تھے، بلکہ آپ ﷺ کو جادوگر کہہ کر پکارتے تھے، اس کے باوجود وہی اس بات پر شاہد تھے کہ آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کفار مکہ آپ ﷺ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے تھے اور طعن و تشنیع بھی کرتے تھے، لیکن پھر بھی آپ ﷺ کو ''صادق اور امین'' پکارتے تھے اور اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھتے تھے، یہاں تک کہ ہجرت کی رات، جبکہ کفار مکہ نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کرلیا، اُس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس امانتیں موجود تھیں اور آپ ﷺ نے جب مکہ سے مدینہ کیلئے ہجرت فرمائی تو اپنے چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کو گھر میں چھوڑ گئے کہ وہ غیر مسلموں کی امانتیں واپس کرکے مدینہ تشریف لائیں۔ کون سا ظلم ہے جو کفارِ مکہ نے آپ ﷺ پر روا نہیں رکھا، وہ تیرہ سال تک آپ ﷺ پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتے رہے۔ ہجرت کے بعد بھی برسوں تک ہر سال مدینہ طیبہ پر حملہ کرتے رہے، لیکن جس روز آپ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو اُن دشمنوں کو صرف یہ کہہ کر معاف فرمادیا! ''آج کے دن تم سب آزاد ہو، میں نے تمہاری سب خطائیں معاف کردی ہیں''۔ کیا کوئی شخص اتنا عظیم اخلاق پیش کرسکتا ہے؟ اور پھر یہی

عالی ظرفی، مروّت، شفقت، دیانت، امانت، صداقت اور سخاوت آپ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتی ہے۔ ایسی ذاتِ بابرکات، محسن انسانیت، جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا آخری نبی اور رسول ﷺ ہے، اُس خاتم الانبیاء کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا انتہائی سنگین جرم ہے، اسی لئے اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ شاتم رسول ﷺ ''واجب القتل'' ہے۔

اُمت مسلمہ کا اجماع

عہدِ رسالت سے لے کر اب تک اُمتِ مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ
توہین رسالت ﷺ ایک سنگین جرم ہے اور قطعاً حرام ہے،
ایسی گستاخی کرنے والا شخص واجب القتل ہے۔

(بحوالہ: سیرتِ مصطفیٰ ﷺ از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

عشق رسول ﷺ ایمان کا جزوِ لازم ہے اور یہ ہر مسلمان کے رگ و پے میں خون کی طرح جاری وساری ہے۔ ایک ایمان والا مسلمان کبھی بھی اپنے آقا، حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ ناموس رسالت ﷺ کے باب میں امت مسلمہ حد درجہ حساس اور والہانہ عقیدت سے سرشار رہی ہے، اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ نظریاتی سرحدوں کی بھی اسی طرح حفاظت کی جائے، جس طرح جغرافیائی حد بندیوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ معاشرے کا استحکام بھی تب ہی ممکن ہے کہ ایسے شرپسند عناصر جو توہین

رسالت ﷺ کے مرتکب ہوں، اُن کے لئے سخت ترین قانون موجود ہو، کیونکہ دُنیا کے ہر قانون میں ہتکِ عزت کا قانون موجود ہے..... پھر وہ ذاتِ عالی صفات، محسنِ انسانیت، سیّد الاولین وسیّد الآخرین، امام المتقین، خاتم الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ جو مقصودِ کائنات ہیں، آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے مرتکب کے لئے سخت ترین سزا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

جس سیّد الانبیاء والمرسلین ﷺ نے بھولے ہوئے انسانوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا تعارف کروایا اور صرف اُسی کی چوکھٹ پر جھکنے کا سلیقہ سکھایا، جن کی بدولت ظلمت بھری دنیا میں اجالا ہوا، جن کی مبارک محنت سے سارا عالم امن وسلامتی کا گہوارہ بنا، جن کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا اور جن کا اسوہ حسنہ ساری انسانیت کے لئے آج بھی مشعلِ راہ ہے، اُس محسن انسانیت کی شانِ اقدس میں گستاخی کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا، ہر مسلمان اپنے آقا، حضور اقدس ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگانا اپنی سعادت مندی سمجھے گا۔

اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ امت مسلمہ کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب، رحمۃ للعالمین ﷺ کی سچی محبت اور کامل اتباع نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ